مکاتیب حضرت مولانا ابوالوفا افغانی رحمہ اللہ

بنام حضرت بنوری رحمہ اللہ

انتخاب: مولانا سید سلیمان یوسف بنوری

مکتوب حضرت مولانا ابوالوفا افغانی رحمہ اللہ بنام حضرت بنوری رحمہ اللہ

بسم اللہ الرحمن الرحیم

از جلال کوچہ، حیدر آباد دکن .... چہارشنبہ، ۹ رجب سنہ ۷۲ (ھ)

عزیزِ محترم حفظہ اللہ تعالیٰ!

السلام علیکم ورحمۃ اللہ!

گرامی نامہ ۲۲/ جمادی الآخرہ کو وصول ہوکر موجبِ تسلی ہوا۔ آپ کی پریشانی سے دل پریشان ہوتا ہے، اللہ تعالیٰ آپ کی پریشانیوں کو دفع فرمائے، آمین! مولوی عبدالرؤف صاحب کے پاس سے ستر روپیہ بحقِ مجلس (مجلس احیاء المعارف النعمانیہ) موصول ہوئے، اس (سے) قبل ایک مرتبہ ۱۵۰ اور ایک مرتبہ ۱۸ روپیہ بھی انہوں نے روانہ کیے تھے، جو کل ۲۳۸ روپے ہوئے۔ کتبِ فروختہ کے متعلق سابق میں آپ نے ۲۸ کتابوں کی فروخت کے متعلق لکھا تھا، جس کی مجموعی رقم ۱۹۴ روپے ہوتے تھے، باقی رہ گئے: ۴۴ روپیہ، جو زائد وصول ہوئے، اس کا کیا حساب ہے؟ اور ۲۸ کے بعد اور کتنے نسخے فروخت ہوئے؟ اس کا کیا حساب درج کیا جائے؟ آپ نے کوئی تفصیل نہیں لکھی، جس کا درج کرنا ضروری ہے، کیونکہ حسابات نامکمل رہ جاتے ہیں۔ اگر کوئٹہ سے مزید کوئی رقم آئی ہو تو اپنے پاس رکھیں، میرے پاس روانہ کرنے کی ضرورت نہیں، کیونکہ میں قندھار جا رہا ہوں، پاس (پاسپورٹ) حاصل کرنے کی کوشش جاری ہے، جس وقت اس کی تکمیل ہوجائے (گی) میں روانہ ہوجاؤں گا، ان شاء اللہ! تو راستہ میں، میں اسے حاصل کرلوں گا، ان شاء اللہ! یہ تحریر فرمائیں کہ راستہ میں آپ سے ملاقات کی کیا صورت ہوگی؟ اس لیے کہ آپ کراچی سے بہت دور (ٹنڈو الہ یار میں)

ہیں، راستہ میں سفر کے لیے پاکستان میں شاید ۱۵ دن مہلت ملتی ہے، اس مہلت میں کوئٹہ چمن (میں) بھی ٹھیرنا ہے، نیز کراچی میں بھی، تو جلد آپ اس کی صورت بنظرِ سہولتِ ملاقات تحریر فرمائیں، تاکہ بوقتِ ورودِ کراچی دِقت نہ ہو۔ باقی سب اہلِ بیت خورد وکلاں کو دعا وسلام۔ ابوالوفا

پس نوشت: میں کراچی میں قندھار کے کمیشن ایجنٹ حاجی جمال الدین ومحمد رفیق مارکیٹ بازار میں ٹھہروں گا، نکلنے کی تاخیر پاس کی تکمیل، نیز ویزہ وغیرہ کے بعد معلوم ہو سکے گی، لیکن خیال یہ ہے نکلنے میں دیری نہ ہو بعد تکمیلِ پاس، کیونکہ ماہِ رمضان آرہا ہے۔ میں بیمار تھا، اس لیے جواب میں دیری ہوئی، اور اب بھی چلتے پھرتے بیمار ہوں، کمزور بہت ہوگیا ہوں۔ علمی کام کچھ نہ کچھ ہوتے جاتے ہیں۔ شیخ رضوان کا خط مصر سے آیا تھا، بہت غصہ میں ہیں کہ کتابوں کی فروخت کا انتظام میں نے نہیں کیا، وہ اس سے تنگ آ گئے ہیں، اور یہ نہیں سمجھتے کہ میں اتنے دور سے کیا انتظام کروں؟ اگر منگاؤں تو محصولِ ڈاک بہت لگتا ہے، جس کے مصارف وہاں مصر میں موجود نہیں ہیں، میں ایسی مشکلات میں مبتلا ہوں۔ اللہ تعالیٰ اس کی کشائش فرمائے، آمین! ابوالوفا

نوٹ: یہ مکتوب، پوسٹ کارڈ پر لکھا گیا ہے، ڈاک کی مہروں کے علاوہ پتہ یوں درج ہے: بخدمتِ مولانا سید محمد یوسف صاحب بنوری مدرسِ مدرسہ اسلامیہ، ٹنڈو اللہ یار، ضلع حیدرآباد، سندھ، پاکستان غربی۔

از جلال کوچہ نمبر ۲۹۳۲ حیدرآباد دکن .... پنج شنبہ ۸ شعبان سنہ ۷۲ (ھ)

عزیزِ محترم دام فضلہ!

السلام علیکم ورحمۃ اللہ!

مودت نامہ وصول ہوکر موجبِ شکر ہوا، میرا مزاج اب درست ہے بحمد اللہ! افغانستان جانے کے لیے پاس (پاسپورٹ) کی تکمیل شعبان میں ہونے کی توقع نہیں، اور رمضان میں سفر بے موقع ہے، اس لیے توقع ہے کہ شوال میں بشرطِ بقاء زندگی سفر کا موقع شاید مل سکے، متعاقب اطلاع دی جائے گی۔ رمضان اور شوال میں آپ کہاں ہوں گے؟ اس سے مطلع فرمانا۔ حساب کے متعلق آپ نے لکھا ہے کہ شاید مجھ سے فروگزاشت ہوگئی ہے، میں نے آپ کے لکھے ہوئے حساب کو دیکھا تو آپ سے خود تفریق میں سہو ہوگئی ہے، میرا حساب صحیح ہے، آپ نے ۴۲۳ سے ۱۸۲ طرح (منفی) کیے ہیں، باقی ۱۴۳ رکھے ہیں، حالانکہ اس تفریق سے ۲۴۱ باقی رہتے ہیں، اور وہ میرے لکھے ہوئے کے مطابق ہے۔ البتہ چند روپیہ کاغذ واجورہ (ڈاک کا خرچ) پر صرف ہوئے ہیں، اس کا علم آپ نے نہیں کرایا تھا، جسے اب ہم درج کریں گے۔ آپ کی پریشانی سے دل بہت پریشان ہوتا ہے، اس مُذنِب وقاصر کی دعائیں تو ہمیشہ آپ کے ساتھ ہیں، لیکن آپ آلِ رسول ہیں، اور آپ نے قرآن پڑھا ہے تو آپ کا

اعتماد اپنے مالک پر بہت قوی ہونا چاہیے، خار وخس سے دل کو کبھی دھکا نہ لگنا چاہیے، مردِ مسلم کا ایقان اپنے رب سے بہت قوی ہونا چاہیے، اور ہمیشہ اس کی کوشش کرے کہ حق ہاتھ سے نہ جائے، پھر پروانہ کرے کہ تمام دنیا مخالف ہوجائے، پریشان ہرگز نہ ہونا چاہیے۔ مصر میں انجمن کی کتب کی نگرانی اب بہت مشکل ہوگئی ہے، جس سے شیخ رضوان بہت گھبرائے ہوئے ہیں، ڈاک کا اجورہ مل جائے تو سب کو یہاں منگانے کی کوشش کرتا ہوں۔ دعا کا طالب ہوں۔ وفقکم اللہ لکل خیر، والسلام ودُمتم بالعافیة سالمین غانمین، بچوں کو دعا وسلام۔ ابوالوفا

نوٹ: یہ مکتوب بھی پوسٹ کارڈ پر ہے، پتہ حسبِ سابق ہے۔

جلال کوچہ، نمبر ۹۳۲ / ۶۵ ۴ بلدہ حیدر آباد

۱۸ رجب سنہ ۷۳ (ھ)

عزیزِ محترم مولوی یوسف جان وفقه الله لما يحب و يرضى!

السلام علیکم ورحمۃ اللہ!

مودت نامہ وصول ہوکر موجبِ فرحت ومسرت ہوا، مختصر (مختصر الطحاوي) کے نسخے پہنچ جانے کی اطلاع کوئٹہ سے بھی وصول ہوئی۔ عزیزم مولوی عبدالرشید صاحب (نعمانی) کا کل خط وصول ہوا، جس میں انہوں نے کتابوں کو اپنے پاس رکھنے پر آمادگی ظاہر کی ہے، ان سے اب آپ معاملہ طے فرمائیں.....آپ کو ذاتی معلومات ہیں یا سماعی خبر ہے؟ اگر خبر سماعی ہو تو مناسب معلوم ہوتا ہے کہ اصلی واقعات بالمشافہہ ان سے دریافت کریں، تاکہ دھوکہ میں نہ رہیں، زمانہ پروپاگنڈہ کا ہے، اخبارِ صحیحہ اور باطلہ میں تمیز مشکل ہوگئی ہے۔ علم کی خدمت کے لیے آپ کی آمادگی، قابلِ مبارک باد ہے، آپ کے نوشتہ ادارہ سے مراد درس گاہ ہے یا تصنیف وتالیف وغیرہ؟ [(۱)] اس کی نوعیت سے مطلع فرمایا جائے۔ آپ نے لکھا ہے کہ مجلسِ علمی کا نظام ختم ہوچکا ہے، جس پر انتہائی افسوس ہے، اس پر چار چار آنسو بہائے جائیں تو بھی کم ہیں۔ ذریعہ معاش کیا اختیار کرنے کا خیال ہے، جس کی آپ کو توقع ہوگئی ہے؟ سفر حرمین کا بارآور ثابت ہوا، وہ مبارک ہو، اگرچہ یہ مُذنِب اس قابل نہیں کہ بارگاہِ رب العزت میں اپنی دعائیں پیش کرتا رہے، مگر چونکہ عادت ہوگئی ہے، اس لیے اس کی دعائیں بھی آپ کے ساتھ ہیں۔

---

(۱) اس زمانے میں والدِ ماجد حضرت مولانا سید محمد یوسف بنوری رحمہ اللہ ایک نئے ادارے کے قیام کے لیے فکرمند تھے، اور اس سلسلے میں اکابر علماء ومشائخ سے استشارہ واستخارہ فرمارہے تھے، بظاہر مولانا ابوالوفا افغانی رحمہ اللہ سے مراسلت میں اس کا ذکر کیا ہوگا، بعدازاں سنہ ۷۴ ۱۳ھ/ ۱۹۵۴ء میں ''مدرسہ عربیہ اسلامیہ'' کے نام سے یہ ادارہ قائم فرمایا، جو کچھ عرصہ بعد جامعہ علومِ اسلامیہ بنوری ٹاؤن کے نام سے پہچانا جانے لگا۔

’’اصولِ سرخسی‘‘ متواتر طبع ہو رہی ہے، اب تک ۱۲ ملزمے (کاپیاں) وصول ہو چکے ہیں، غلط نامہ اور فہرست بنانے میں مشغول ہوں، فہرست بن گئی ہے، صرف دو ملزمے باقی ہیں۔ اس کے بعد جیسے جیسے اجزاء وصول ہوتے جائیں گے، یہ سلسلہ تاختمِ کتاب جاری رہے گا۔ ۲۸۰ صفحات کتاب کے وہاں تھے، ان کی طباعت قریب الختم تھی، ۲۲۰ صفحات اور روانہ کیے گئے ہیں، امید (ہے) کہ اب پہنچ چکے ہوں گے۔ اصل اور طبع کے صفحات لگ بھگ چلتے ہیں، ۸۵۰ صفحے کم و زاید میں کتاب کا پورا کرنا ممکن ہے۔ شیخ رضوان کا خط آیا تھا، ان کے زراعت میں مشغول ہونے کی وجہ سے طباعت میں دیر ہو رہی ہے، غرضیکہ ایک ربع کتاب سے زائد طبع ہو چکی ہے۔ عزیزم مفتی مخدوم بیگ سلمہ یہاں ہیں، اور ان کی وجہ سے مجھے علمی کاروبار چلانے میں سہولت ہو رہی ہے، ان کو مدرسہ سے اتنا وظیفہ ہو گیا ہے کہ ان کے بال بچے اس میں پرورش پاتے ہیں، پھر بھی وہ مدرسہ میں باز مامور ہیں، اگرچہ مدرسہ کی حالت بہت ہی نازک ہے، جس کے باقی رہنے کی کم توقع ہے، مگر خستہ حالت میں باقی رہے، جس سے علم کو چنداں فائدہ نہ ہوگا، اور نہ اب چنداں فائدہ اس کی بقا سے متصور ہے۔ آپ نے تو مصر دیکھا ہے، مگر کسی وقت اس کا ذکر آپ نے نہیں کیا، کتب خانہ ’’جامع الأزهر‘‘ میں ’’طوالع الأنوار شرح الدر المختار‘‘ للعلامۃ محمد عابد سندی [1] ۱۶ ضخیم قلمی جلدوں میں موجود ہے، سب مذاہب کی کتبِ فقہ میں سب سے بڑی کتاب ہے، جس کی اشاعت سے قوم کو فائدہ عظیم متصور ہے، مگر اتنی ہمت کس میں ہوگی کہ اس کو شائع کرے، جس کی ۴۰ یا ۵۰ ضخیم جلدیں مطبوعہ ہوں؟! لاکھ ڈیڑھ لاکھ روپیہ کی ضرورت ہوگی، جس سے اس کی طباعت ہو سکے گی۔ جس دن یہ کتاب شائع ہوگی، حنفی دنیا میں انقلاب ہوگا، اور علم کے دریا بہہ جائیں گے، اس وقت ’’رد المحتار‘‘ کا حاشیہ قریب قریب معطل ہو جائے گا۔ بظاہر ناممکن ہے، مگر اللہ جل شانہ کے پاس وہ بہت آسان ہے، وما ذلك على الله بعزيز! عزیزم مفتی (مخدوم بیگ) کے بچوں کو میں نے ’’میزان ومنشعب‘‘ یاد دلایا تھا، جس کے وہ ماہر ہو گئے تھے، ’’صرفِ میر‘‘، ’’نحو میر‘‘ کچھ عربی رسالوں کی تعلیم بھی ہوئی، مگر وہ قرآن یاد کر رہے تھے، اس کے ساتھ یہ چیزیں نہیں چل سکتی تھیں، اس لیے اب وہ دونوں حفظِ قرآن میں مشغول (ہیں)، آپ جیسے مخلصین کی دعا کی ضرورت ہے کہ اللہ ان کو علمِ نافع سے نوازے، اور عمرِ دراز مع صلاحیت عطا فرمائے، آمین! والسلام: ابوالوفا

---

(۱) سندھ کے نامور محقق عالم ملا محمد عابد سندھی رحمہ اللہ کی یہ کتاب ’’طوالع الأنوار‘‘ اب تک مختلف کتب خانوں میں مخطوطات کی شکل میں موجود تھی، ہماری معلومات کے مطابق بعض عرب یونی ورسٹیوں میں اس کے مختلف حصوں پر کام ہوا ہے، مقامِ مسرت ہے کہ ہماری جامعہ کے متخصص فی علوم الحدیث مولانا احسن احمد عبدالشکور حفظہ اللہ نے کئی سال قبل اس کتاب کا مخطوط حاصل کر کے حضرت مولانا محمد عبدالحلیم چشتی رحمہ اللہ کی زیرِ نگرانی اس پر کام شروع کیا، امید ہے کہ کچھ عرصہ میں ان شاء اللہ لگ بھگ چالیس جلدوں میں کتاب شائع ہو جائے گی، اور ہمارے ان بزرگوں کی دیرینہ آرزو پوری ہوگی۔ مولانا افغانی رحمہ اللہ نے کتاب کے متعلق بلند الفاظ تحریر فرمائے ہیں، کتاب کے شائع ہونے کے بعد اہلِ علم اس کتاب کے مرتبہ سے شناسا ہو سکیں گے۔